

خُداوند کی عید
نمبر 3501
ایک خطبہ
جو جمعرات، 2 مارچ 1916 کو شائع ہوا
پیش کیا گیا از طرف سی۔ ایچ۔ سپرجن
میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیو انگلن میں
خُداوند کے دن کی شام، 6 اگست 1871 کو

"کیونکہ جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے ہو اور یہ پیالہ پیتے ہو تو خُداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو جب تک وہ آئے۔"
کرنٹھیوں 126:11

میرا خیال ہے کہ ہم مسیحی ایمان کی دو عظیم عبادات—بیٹسمہ اور خُداوند کے عشاء—کے مطلب کو بار بار بیان کریں، کیونکہ ان سے برکت پانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم انہیں سمجھیں۔ اگر ہم نہ جانیں کہ ان کا مطلب کیا ہے تو وہ یقیناً ہمارے لیے کسی قسم کی برکت نہیں لا سکتیں۔ یہ خود بخود فیض کے وسیلے نہیں ہیں جب تک کہ ہماری عقل ان پر غور نہ کرے اور ہمارے دل ان سے متاثر نہ ہوں۔ بہت جلد، دنیا کی بہترین عبادت بھی محض ایک رسم بن جائے گی، بلکہ وہ توہم پرستی کی شکل اختیار کر لے گی اگر اُس کو سمجھ کر نہ کیا جائے۔ اور ہم یہ ہمیشہ مفروضہ نہ مانیں کہ سب لوگ سادہ نشانوں کے مفہوم کو جانتے ہیں۔

حکم پر حکم، سطر پر سطر، یہاں تھوڑا، وہاں تھوڑا—یہی ہونا چاہیے خُداوند کے خادم کا شعار۔ ہمیں بار بار بیان کرنا چاہیے، وضاحت در وضاحت، کیونکہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو لوگ محض بیرونی رسم پر قناعت کریں گے، اور ان معنوں تک نہ پہنچیں گے جن کو یہ رسومات سکھانے کے لیے مقرر کیا گیا۔

ہمارا متبرک متن خُداوند کے عشاء کے بارے میں ہے، اور ہم اُسے دوبارہ پڑھیں گے:
"جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے ہو اور یہ پیالہ پیتے ہو، تم خُداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو جب تک وہ آئے۔"

پہلا نکتہ جو متن میں ہے وہ یہ ہے کہ ہم کیا کرتے ہیں—"اظہار کرتے ہیں"۔ پھر، ہم کیا ظاہر کرتے ہیں، اور کیسے؟ اور پھر، کون اظہار کرتا ہے—"تم خُداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو"۔ اور کب تک؟—"جب کبھی"—"جب تک وہ آئے۔"

پس، جب ہم خُداوند کی میز پر آتے ہیں

I

ہم کیا کرتے ہیں؟ :

ہم "اظہار کرتے ہیں"۔ یہ لفظ دو یا تین معنی رکھتا ہے۔ یہ سب باہم مل جاتے ہیں، مگر بہتر فہم کے لیے ہم انہیں جدا جدا کریں گے۔ یہاں مسیح کی موت کے اظہار سے مراد ہے کہ ہم اُس کی منادی کرتے ہیں۔ جب یہ نشانیاں—روٹی اور مے—میز پر رکھی جاتی ہیں، اور ہم اُس کے گرد جمع ہوتے ہیں، تو ہم اپنے پختہ ایمان کا اعلان کرتے ہیں کہ یسوع، خُدا کا بیٹا، اِس جہان میں نازل ہوا اور صلیب پر گناہ کے کفارے کے لیے قربان ہوا۔

یہ امر ثابت شدہ ہے کہ اگر کسی عظیم واقعہ کو نسل در نسل یاد رکھا جاتا ہو، تو اُس کی یادگار مقرر کی جانی چاہیے۔ انسان رفتہ رفتہ اُس واقعہ کو بھول جاتے ہیں، بلکہ شک میں پڑ جاتے ہیں کہ آیا وہ کبھی وقوع پذیر ہوا بھی تھا یا نہیں۔ بعض اوقات پتھر نصب کیے گئے—یادگاریں قائم کی گئیں—مگر وہ ہمیشہ موثر نہ ثابت ہوئیں۔

لیکن خُدا نے، جب اُس نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو یہ یاد دلائے کہ وہ انہیں زور آور ہاتھ اور بازوئے بلند سے مصر کی غلامی سے نکال لایا، تو اُس نے انہیں یادگار قائم کرنے کا حکم نہ دیا، بلکہ ایک رسم مقرر کی، جو معین دن پر ادا کی جاتی تھی۔ اُسے "فسح" کہا گیا، اور بڑے کا ذبح کیا جانا اور اُس کا کھانا، بنی اسرائیل کی طرف سے سالانہ منادی بن گئی کہ وہ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا نے اُن کے باپ دادا کو غلامی کے گھر سے رہائی بخشی۔

یہ رسم اتنی مؤثر ٹھہری کہ انسانوں نے بار بار اسی طریق کو اپنایا۔ جب یہودی قوم بامان کی سازش سے، مردکی اور استر کی حکمت کے وسیلہ سے، بچ نکلی، تو انہوں نے "پوریم" کی عید مقرر کی، تاکہ وہ خُدا کی اپنے لوگوں پر مہربانی کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

اور تم جانتے ہو کہ ہماری اپنی انگریزی تاریخ میں، اور دیگر اقوام کی تاریخ میں بھی، کئی رسمیں اور عبادات مقرر کی گئیں، تاکہ کسی واقعہ کی دائمی یاد باقی رہے، اور یہ اعلان ہوتا رہے کہ وہ واقعی وقوع پذیر ہوا تھا۔

اب، جب کہ اٹھارہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، یسوع مسیح، داؤد کی نسل سے، کلوری پر مصلوب ہوا، ہم اس مقدس رسم کے ذریعے اُس کی منادی کرتے ہیں، اور اُس واقعہ کا اعلان کرتے ہیں۔
ہم اُس دنیا کے سامنے، جو شک میں گرفتار ہے اور اُس حقیقت کا انکار کرتی ہے جو اُس کی درخشاں امید ہے، اپنے پُر اعتماد ایمان کا اعلان کرتے ہیں کہ بے شک ایسا ہی ہوا۔
اور جب تک یہ عبادت ادا کی جاتی رہے گی، دنیا میں اُس واقعہ کی ایک قائم دائم گواہی موجود رہے گی۔

لیکن "اظہار کرنا" صرف اعلان کرنے سے زیادہ معنی رکھتا ہے۔
یہ ایک اور مطلب بھی رکھتا ہے: "نمائش" یا "تمثیل"۔
خُداوند کے عشاء میں مسیح کی موت کی تمثیل موجود ہے۔
انسان، جب کسی واقعہ کو دلنشین اور اہم پاتے ہیں، تو وہ اُس کو سمجھانے کے لیے اکثر کوئی تصویری یا ظاہری صورت اختیار کرتے ہیں—تاکہ لوگ اُسے بہتر جان سکیں۔

خُداوند یسوع کی موت کے بیان میں بعض ایسے بھی ہیں جو دیواروں پر تصاویریں آویزاں کرتے ہیں، اور صلیب کی شبیہات کے استعمال کو مناسب جانتے ہیں۔ مگر میں خُدا کے کلام میں ایسی کوئی تعلیم نہیں پاتا۔ بلکہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ اکثر اوقات ایسی چیزیں بُت پرستی کی طرف لے جاتی ہیں۔ اور اُن معجزاتی ڈراموں کا کیا ذکر کیا جائے جو حتیٰ کہ آج کے زمانہ میں بھی پیش کیے جاتے ہیں، جن میں ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی موت کا مذاق اڑایا جاتا ہے؟ یہ سب کچھ ایماندار دل کو جھنجھوڑ دیتا ہے۔

لیکن یہاں، ایک نہایت سادہ طریقہ سے، تمہارے سامنے خُدا کا خود مقرر کردہ طریقہ موجود ہے، جس سے ہم اپنے لیے اور دوسروں کے لیے خُداوند کی موت کی تمثیل پیش کرتے ہیں۔
یہی مسیحی کا "اظہار" ہے—ہم خُداوند یسوع مسیح کی موت کو یہاں خُدا کے مقرر کردہ حکم کے مطابق ظاہر کرتے ہیں۔
میں آگے چل کر بیان کروں گا کہ یہ کیسے ہے، اور کیسے روٹی کا توڑا جانا اور مے کا انڈیلا جانا—یہ دو نشانیاں—کس قدر بلیغ، معنی خیز، اور سبق آموز طریقہ ہیں مسیح کی موت کی تصویر کشی کے لیے۔

دو اور طریقے بھی ہیں جن سے مسیح کی موت کو ظاہر کیا جاتا ہے: ایک، خوشخبری نویس کا قلم، جس نے خُدا کے کلام میں اُس کی موت کو تحریر کیا؛
دوسرا، انجیل کی منادی۔

واعظ کا کام ہے کہ وہ صلیب پر چڑھے ہوئے مسیح کو ظاہر کرے—صاف طور پر تمہارے درمیان مصلوب کیا ہوا۔
وہ تین طریقے جو خُدا نے خود مقرر کیے، تاکہ مسیح کی موت کو ظاہر کیا جائے، یہ ہیں: کلام مقدس کا پڑھا جانا، کلام کا منادی کیا جانا، اور یہ متبرک رسم—خُداوند کے عشاء کی عبادت۔

اظہار کرنا۔"

اس کے معنی ہیں: اعلان کرنا، گواہی دینا؛ اور پھر تمثیل پیش کرنا؛
لیکن اس کا تیسرا مفہوم بھی ہے: نمایاں کرنا، ظاہر کرنا، عام کرنا، اور لوگوں کی توجہ اس کی طرف مبذول کروانا۔

اب ایک امر واقعہ یہ بھی ہے کہ جب یسوعی مبلغین چین میں گئے اور انہوں نے بے شمار لوگوں کو اُس شے کی طرف مائل کیا جسے وہ "مسیحی ایمان" کہتے تھے، تو انہوں نے کبھی یہ بیان نہ کیا کہ مسیح نے موت اٹھائی۔ برسوں تک وہ اس حقیقت کو چھپاتے رہے، مبادا لوگ ٹھوکر کھائیں۔

لیکن ہم، برخلاف اُن کے، اس بات کو اولین اور اہم ترین جانتے ہیں۔
ہمارے پاس کوئی اور مسیحیت نہیں، سوائے اس کے کہ مسیح مرا اور جی اٹھا؛
اور ہم خُداوند کی میز پر آ کر یہ اعلان کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔

یقیناً یسوعی مبلغ ایسا کر سکتے تھے، کیونکہ دانا ترین انسان بھی "عشائے ربانی" کے اُن کے طریق میں مسیح کی موت کو نہ پہچان پاتا۔ وہ سینکڑوں "ماس" دیکھتا رہے، تب بھی سمجھ نہ پائے کہ اُس کا مفہوم کیا ہے۔

لیکن جوں ہی ہم اس میز کے گرد جمع ہوتے ہیں، روٹی توڑتے ہیں اور مے انڈیلتے ہیں، تو جو کوئی ہم سے پوچھے، "تم اس "عبادت سے کیا مراد لیتے ہو؟"

—تو جواب بالکل واضح ہوتا ہے
—مسافر، اگرچہ نادان ہو، تب بھی راہ میں نہ بھٹکے گا
"ہم تمہارے سامنے یہ بیان کرتے ہیں کہ یسوع مرا۔"
"خُدا نہ کرے کہ ہم کسی اور بات پر فخر کریں، سوائے خُداوند یسوع مسیح کی صلیب کے۔"

ہم مصلوب نجات دہندہ سے شرمندہ نہیں۔
ہم نے کچھ ایسے سنے ہیں، جو ان ایام میں ہمیشہ جلالی مسیح کی منادی کرتے ہیں۔
ہم ان کی خدمت کے لیے اتنی ہی کامیابی کی دعا کرتے ہیں جتنی اُس میں مضمر ہے
:لیکن ہمارے لیے تو ہم ایک ہی پیغام رکھتے ہیں
"مسیح، اور وہ بھی مصلوب۔"
کیونکہ نجات کا راز آخر کار اسی میں ہے۔

—جلال یافتہ مسیح بے شک نہایت قیمتی ہے
—!اے کیسی ناقابلِ بیان قیمتی ہستی ہے وہ نجات یافتہ جان کے لیے
لیکن ایک مرنے والی دنیا کے لیے سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر ہمیں صلیب پر لٹکے مسیح ہی کا اعلان کرنا ہے۔

پس جب ہم اس شراکت کی میز پر آتے ہیں، تو ہم تین کام کرتے ہیں
،ہم یہ حقیقت بیان کرتے ہیں کہ یسوع مرا
،ہم اُس حقیقت کو نشانوں میں پیش کرتے ہیں
اور پھر ہم اُس پر لوگوں کی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

،ہم چاہتے ہیں کہ وہ غور کریں
،ہم اُن سے کہتے ہیں کہ وہ اُس پر نظر رکھیں
ہم اعلان کرتے ہیں کہ یہی وہ مغز اور مغزیت ہے
اُس سارے انجیل کا
:جس کی منادی کے لیے ہمیں بھیجا گیا
"خُدا نے مسیح کو ہمارے گناہوں کے لیے کفارہ ٹھہرایا ہے۔"

یوں میں نے لفظ "اظہار" کا مفہوم کھول کر بیان کیا۔
یہی ہے جو ہم کرتے ہیں۔

اب دوسرا نکتہ، اے میرے بھائیو

||

ہم کیا ظاہر کرتے ہیں، اور کس طرح؟ :

یہ بیان کلامِ مقدس میں یوں آیا ہے
"کیونکہ جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور یہ پیالہ پیتے ہو تو خُداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو۔"
(کرنٹھیوں 11:26-1)

پس ہم کیسے اظہار کرتے ہیں؟ اور کیا اظہار کرتے ہیں؟

اَوّل تو ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ خُدا نے مسیح کو بنی آدم کے لیے پیش کیا ہے۔
میز بچھائی گئی ہے، اُس پر روٹی رکھی ہے، اُس پر پیالہ موجود ہے۔
کس لیے؟ نہ تو یہ کسی جانور کے لیے ہے، نہ ہی کسی خیالی مخلوق کے واسطے۔
یہ تو انسانوں کے لیے طعام ہے، انسانوں کے لیے خوراک۔
یہی ارادہ ہے کہ روٹی کھائی جائے، اور مے پی جائے۔
ہر وہ شخص جو ایک بچھائی گئی میز دیکھتا ہے، فی الفور جان لیتا ہے کہ دعوت یا عید کی تیاری ہے۔

اسی طرح، خُدا نے مسیح کو انسانوں کے لیے پیش کیا ہے۔
مسیح میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی انسان کو حاجت ہے۔
جس طرح روٹی بھوکے کی طلب کو پورا کرتی ہے، اور پیالہ پیاس بجھاتا ہے
اُسی طرح مسیح انسان کی تمام روحانی ضرورتوں کا کفیل ہے۔

اور وہ جان جو جینا چاہتی ہے
اور وہ رُوح جو خوشی چاہتی ہے
—اُسے خُدا کی طرف سے اُس مہیا کیے گئے وسیلہ کی طرف آنا ہوگا
اور وہ وسیلہ ہے یسوع مسیح مصلوب۔

خُدا نے مسیح کو قدیم ایّام میں پیش کیا تھا۔
حتّٰی کہ باغِ عدن میں، اُس نے پہلا وعدہ دے کر اُسے پیش کیا۔
پھر اُس نے اُسے نبیوں کے وسیلہ سے بار بار ظاہر کیا
اور ان آخری دنوں میں ہر پردہ اٹھا دیا ہے
ایک کھلی ہوئی کتاب کے ذریعے
جو ہر طالبِ حق کو دعوت دیتی ہے۔

خُدا نے زندگی کی روٹی بنی آدم کے لیے پیش کی ہے۔
اور تم آج کی شب اُس حقیقت کا اظہار کرو گے۔
جب تم اُس میز کو بے پردہ دیکھو گے
تو تمہارے سامنے ایک تمثیل ہوگی۔
خُدا نے یسوع مسیح کی ذات میں انسانوں کے لیے چرب و شیرین چیزوں کی دعوت تیار کی ہے۔

یہ دعوت روٹی اور مے پر مشتمل ہے۔
—اور یہی وہ طریقہ ہے جس سے ہم مسیح کی انسانی ذات کو ظاہر کرتے ہیں
مسیح کی انسانیت۔
یہ کہ وہ کوئی فرضی مخلوق نہ تھا
بلکہ سچّا بشر
جیسے روٹی میز پر رکھی ہے
ویسے ہی اُس کا جسم حقیقی تھا۔
یہ کہ وہ کوئی سایہ یا خیال نہ تھا
بلکہ اُس کی رگوں میں بھی اُسی طرح خون رواں تھا
جیسے ہماری رگوں میں۔

حیات اور جلال کا خُداوند
—ہماری مانند ایک حقیقی انسان تھا
ہر بات میں ہمارے مانند
گناہ کے سوا۔

میز پر کوئی خیالی دعوت نہ ہوگی
اور جو کچھ وہاں مادی صورت میں موجود ہے
وہ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے ہے
کہ وہ بشر تھا، حقیقی بشر۔

وہ جس نے کلوری پر جان دی
جب خون اور پانی کی نہریں
"اُس کے زخمی پہلو سے جاری ہوئیں۔"

مگر جو اگلی بات ہم ظاہر کرتے ہیں، وہ ہے اُس کی موت۔
—پہلے ہم اُس کی ذات کو ظاہر کرتے ہیں، اور پھر اُس کی موت کو
غور کیجیے کہ کیسے۔

رومن کلیسیا کے مطابق اکثر لوگ صرف روٹی—یعنی ویفر—میں شریک ہوتے ہیں۔
 لیکن ایسے لوگ مسیح کی موت کا کچھ بھی اظہار نہیں کرتے
 کیونکہ نوشتہ کہتا ہے
 "جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور یہ پیالہ پیتے ہو، تو خداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو۔"
 یعنی صرف دونوں کے ذریعے ہی اس کی موت ظاہر ہوتی ہے۔

،روٹی اُس کے بدن کی نمائندگی کرتی ہے
 لیکن پیالہ اُس کے خون کی علامت ہے۔
 ،اگر پیالہ شامل نہ ہو، تو نہ کوئی دُکھ کی علامت باقی رہتی ہے
 اور نہ موت کی کوئی نشانی۔

کیا دونوں کو آپس میں ملا نہیں سکتے؟
 !ہرگز نہیں
 ،کیونکہ اگر خون اور جسم یکجا ہوں
 تو وہ زندہ انسان کی تصویر ہوگی۔
 —مگر جب خون الگ ہو جاتا ہے
 ،جب زندگی کا خون بدن سے رس جاتا ہے
 —اور جسم بے خون ہو جاتا ہے
 ،تو تب پیالہ موت کی علامت بنتا ہے
 —اور ان دونوں کی جُدائی—یعنی ان دونوں علامتوں کا استعمال
 موت کو ظاہر کرنے کے لیے لازمی ہے۔

،جتنا زیادہ تم اس بات پر غور کرو
 اتنا زیادہ اس میں حکمت پاؤ گے۔
 ،یہ علامت دنیا کی سب سے سادہ علامت ہے
 مگر اس سے زیادہ تعلیم دینے والی کوئی اور نہیں۔

ہر عنصر پر غور کرو
 !روٹی—وہ کس طرح مسیح کے دُکھوں کو ظاہر کرتی ہے
 ،یہ گیہوں ہے جو ہل چلا کر روندی گئی
 ،پھر زمین میں بوئی گئی
 ،پھر اُگی، پکی
 اور درانتی سے کاٹی گئی۔
 ،پھر اُسے کوٹا گیا
 ،پھر چُگی میں پیسا گیا
 پھر تنور میں تپایا گیا۔
 ،ایک پورا سلسلہ دُکھوں کا، اگر یوں کہنا جائز ہو
 جس سے وہ گزر کر ہی
 ہمارے لیے غذا بنی۔

،اُسی طرح ہمارا نجات دہندہ یسوع مسیح
 بے شمار دُکھوں میں سے گزر کر
 ،ہماری رُوحوں کی خوراک
 اور ہمارے دلوں کا فدیہ دہندہ بنا۔

—اور جو کچھ پیالہ میں ہے
 وہ انگور ہے جو حُتّی کہ پاؤں تلے روندے گئے۔
 اُس کا رس دبایا گیا۔
 یوں یہو وہ کے غضب کے انگور کُچلنے والے حوض میں
 مسیح کو کُچلا گیا

تاکہ وہ وہ مے بن جائے
جو خدا اور انسان دونوں کے دل کو فرحت دے۔

— یہ دونوں علامتیں دکھوں کو ظاہر کرتی ہیں
ہر ایک اپنی جگہ پر۔
لیکن جب دونوں یکجا ہوں
تو وہ موت کی تصویر پیش کرتی ہیں۔

"اور جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور یہ پیالہ پیتے ہو، تو خداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو۔"

لیکن اس سے بھی بڑھ کر
ہم صرف یہ ظاہر نہیں کرتے کہ خدا نے مسیح کو پیش کیا
یا یہ کہ وہ حقیقی انسان تھا
— یا یہ کہ اُس نے دکھ سہے اور موت پائی
بلکہ ہم اس میں اپنی شراکت بھی ظاہر کرتے ہیں۔

کیونکہ یہ نہیں کہا گیا کہ
"جب کبھی تم اس روٹی کو دیکھو"
، "یا" جب تم اس پیالہ پر نظر کرو
بلکہ یوں فرمایا گیا
"جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور یہ پیالہ پیتے ہو۔"

مسیح ہمیں نجات نہیں دیتا
جب تک ہم اُسے ایمان کے عمل سے قبول نہ کریں۔
روٹی کسی بھوکے کو سیر نہیں کرتی
، جب تک وہ کھائی نہ جائے
اور پیالے کی مے کسی پیاسے کو سیراب نہیں کرتی
جب تک اُسے پی نہ لیا جائے۔

پس، یسوع مسیح—ہمارے نجات دہندہ—کا قیمتی خون
ہمیں ایمان کے وسیلہ سے قبول کرنا چاہیے۔
ہمیں اُس پر ایمان لانا ہے
تاکہ ہماری جانیں نجات پائیں۔

اب کھانے کا عمل کتنا سادہ ہے
، جب تک کوئی مردہ نہ ہو
اُسے کھانے کا طریقہ سکھانے کی زیادہ ضرورت نہیں پڑتی۔
— یہ ایک فطری عمل کی مانند ہے
آدمی نوالہ اٹھا کر منہ میں رکھتا ہے۔
بس اسی طرح یہاں بھی ہے۔

، نجات دہندہ موجود ہے
اور میں اُسے لے لیتا ہوں—یہی سب کچھ ہے۔
مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ
جسمانی خوراک کھانے کا عمل
، مسیح پر ایمان لانے سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے
حالانکہ دونوں سادہ باتیں ہیں۔

احمق بھی کھا سکتا ہے۔
چاہے کوئی کتنا ہی گناہگار ہو—وہ کھا سکتا ہے۔

،چاہے اس کے دل میں کیسی ہی تاریکی ہو
کیسا ہی قنوطیت بھرا خوف ہو—وہ کھا سکتا ہے۔

اے مظلوم جان، تُو جو بھی ہو
نہ عقل کی کمی، نہ نیکی کی کمی
تجھے مسیح سے روک سکتی ہے۔
اگر تُو اُسے قبول کرنے کو تیار ہے
تو یقیناً تُو اُسے پا سکتا ہے۔

مسیح پر ایمان لانے کا عمل
اُسے اپنا بنا دیتا ہے
جیسے روٹی کھا لینا
اُسے اپنا مال بنا دیتا ہے۔

فرض کرو کہ کوئی یہ اعتراض کرے
—کہ کوئی روٹی کا ٹکڑا میرا نہیں
،قانونی بحث طویل ہو سکتی ہے
،میرے پاس دستاویز نہ ہو
نہ گواہ ہوں۔
مگر ایک چھوٹی سی بات ہے
—جو یہ مسئلہ حل کر سکتی ہے
میں اُسے کھا چکا ہوں۔

پس اگر خود شیطان یہ کہے
،کہ مسیح میرا نہیں
:میں کہہ سکتا ہوں
"میں اُس پر ایمان لا چکا ہوں۔"
،اور اگر میں اُس پر ایمان لا چکا ہوں
تو وہ میرا ہے
،جیسے کھائی ہوئی روٹی میرے جسم کا حصہ بن جاتی ہے
اور کوئی اُس پر شک نہیں کر سکتا۔

،آج کی شب
،جب ہم روٹی کھاتے اور پیالہ پیتے ہیں
تو ہم یہ ظاہر کرتے ہیں
،کہ یسوع مسیح ہمارا نجات دہندہ ہے
اور ہم اُسے سادہ ایمان کے ذریعہ
اپنی تمام تر ہستی کے لیے قبول کرتے ہیں۔

مگر اس میں اور بھی تعلیم ہے۔
،جب روٹی اور مے کھائی اور پی لی جاتی ہے
،تو وہ نظامِ جسم میں جذب ہو جاتی ہیں
،ہڈیوں، رگوں، پٹھوں کو طاقت دیتی ہیں
انسان کی تعمیر کرتی ہیں۔

—اور یہی تعلیم ہے
—مسیح میں ایمان لانے سے وہ ہم میں شامل ہو جاتا ہے
"مسیح تم میں جلال کی اُمید۔"
ہم نے بعض کو یہ کہتے سنا
،کہ ایماندار فضل سے گر سکتے ہیں
یا مسیح کو کھو سکتے ہیں۔

—نہیں، صاحب، اگر کسی نے روٹی کھا لی ہے
—کل اُس نے کھائی تھی
کیا آپ اُس روٹی کو اُس شخص سے الگ کر سکتے ہیں؟
کیا آپ مے کی اُن بوندوں کو اُس کے بدن سے نکال سکتے ہیں
جو پی گئی تھیں؟

آپ یہ کام پہلے کر پائیں گے
بنسبت اُس جان سے مسیح کو نکالنے کے
جس نے ایک بار اُسے اپنے اندر جذب کر لیا ہو۔

"کون ہم کو اُس محبت سے جدا کرے گا جو مسیح یسوع ہمارے خُداوند میں ہے؟"
وہ ہم میں زندہ پانی کا چشمہ ہے
جو ہمیشہ کی زندگی کے لیے اُبلتا ہے۔

!دیکھو
مسیح نے ہمیں کس بڑی تحریر سے تعلیم دی ہے
!اُن قلموں—یعنی روٹی اور مے—کے ذریعہ
کھائی اور پی گئی روٹی اور مے میں
—اُس نے ہمیں عجیب بھید سکھائے ہیں
بلکہ یوں کہیے کہ
تمام مسیحی ایمان کا نچوڑ
اسی میز پر بیان کر دیا گیا ہے۔

اب ہم اس بات پر بھی غور کریں
کہ ہم کیا ظاہر کرتے ہیں
اور کیسے ظاہر کرتے ہیں۔

ہم یہ بہت سادگی سے کرتے ہیں۔
بعض کلیسیائیں اس فریضہ کو
—بڑے راز و رمز کے ساتھ انجام دیتی ہیں
مشینری کا ایک طومار چاہیے۔
،پلیٹ "پاتن" بن جاتی ہے
،پیالہ "جام" کھلانے لگتا ہے
اور میز—آہ! وہ غائب ہو کر قربان گاہ بن جاتی ہے۔
،پوری ترتیب الٹ پلٹ ہو جاتی ہے
حتیٰ کہ روم کے کلیسیا میں
یہ بھی سوال اُٹھتا ہے
!کہ آیا واقعی کوئی "عشائے ربانی" باقی ہے بھی یا نہیں

،کیونکہ اگر تم قربان گاہ لاتے ہو
—تو تم نے میز کو ہٹا دیا
اور اُس فریضہ کو مٹا دیا
جو خود مسیح نے مقرر فرمایا تھا۔

ایسا لگے گا
جیسے اگر رسول ابتدائی دور میں
،رومن کلیسیا کی مذہبیت کے مطابق نکلے ہوتے
تو ہر ایک کو ایک رتھ درکار ہوتی
تاکہ تمام عبادتی سامان ساتھ لے جا سکے۔

—لیکن یہاں
 جہاں کہیں بھی روٹی کا ایک ٹکڑا ہو
 جہاں کہیں بھی پیالہ ہو
 وہاں وہ سادہ، مگر بامعنی علامتیں موجود ہیں
 جن کے بارے میں ہمارے نجات دہندہ نے فرمایا
 ، اُس نے روٹی لی، اُسے توڑا"
 پیالہ لیا، اور شاگردوں کو دیا
 "اور فرمایا، تم سب اس میں سے پیو۔"

اُو، ہم اس فریضہ کو
 اُسی پاک سادگی میں قائم رکھیں۔
 —اپنی طرف سے کچھ نہ بڑھائیں
 —نہ تزئین، نہ رسم و رواج
 یہ سوچ کر کہ ہم خُدا کی میز کو سجا کر
 اُسے عزت دے رہے ہیں۔

،بلکہ ہم مسیح کی موت کو سادگی سے ظاہر کریں
 ،اور جس طرح ہم اُسے سادگی سے ظاہر کرتے ہیں
 اسی طرح ہم اُسے شادیانے سے بھی ادا کریں۔

کیا یہ خوشی کا مقام نہیں
 کہ ہمارے خُداوند نے
 اپنی موت کی یادگار کو
 —کسی سوگوار رسم کی صورت میں مقرر نہ کیا
 بلکہ اُسے ایک عید بنایا؟

بعض کے آنے کے انداز سے لگتا ہے
 ،گویا وہ کسی جنازے میں شریک ہو رہے ہوں
 ،لیکن یہ عید ہے
 اور خوشی عید کو زیب دیتی ہے۔

اور جب ہم مسیح کے نمونہ کے مطابق
 راحت سے بیٹھتے ہیں
 —اور خوش دل سے آتے ہیں
 یہ شکرگزاری کرتے ہوئے
 ،کہ اگرچہ ہمارے گناہوں نے اُسے مصلوب کیا
 —مگر اُس کی موت نے ہمارے گناہوں کو نیست و نابود کیا
 تو تب ہم اُس کی موت کو ویسا ہی مناتے ہیں
 جیسا وہ چاہتا ہے۔

،نہ کوئی ہولناک المیہ
 نہ کوئی غضب بھرا احتجاج
 ،رومیوں یا یہودیوں کے خلاف
 بلکہ ایک پاک عید
 ،جس میں بادشاہ خود میز پر آتا ہے
 ،اور اُس کا عطر خوشبو پھیلاتا ہے
 اور ہماری رُوحیں تازگی پاتی ہیں۔

،اور ایک بار پھر
 ،یہ طریقہ جس سے ہم مسیح کی موت کو ظاہر کرتے ہیں
 شراکت کا ایک ذریعہ ہے۔

ایک شخص اکیلا یہ نہیں کر سکتا۔
بہتوں کو اکٹھا ہونا پڑتا ہے۔
تمہیں اکٹھے کھانا اور پینا ہے
تاکہ تم اپنے خُداوند کی موت کو یاد رکھو۔

کیا یہ فرحت بخش بات نہیں؟
کیونکہ اس پیالہ میں
ہمیں اُس سے رفاقت ہے
اور ایک دوسرے سے بھی۔

ہم جو بہت سے ہیں
ایک ہی روٹی میں شریک ہیں؛
ہم جو بہت سے ہیں
—ایک ہی پیالہ پیتے ہیں
،ایک خاندان، ایک میز پر
—ایک ہی سردار کے ساتھ
،جو خُداوند یسوع ہے
جو ہمارے لیے کل اور سب کچھ ہے۔

آہ! میں اُس کے نام کو مبارک کہتا ہوں
،کہ اگرچہ وہ چاہتا
،تو وہ کوئی سوگوار طریقہ مقرر کرتا
،پا کوئی تنہا عبادت
مگر اُس نے ایسی راہ چنی
،جو خوشی بھری ہے
،اور رفاقت سے بھرپور
تاکہ زمین پر کے مقدس
اور آسمان کا بادشاہ
،محبت کی اس عید میں اکٹھے ہو سکیں
اور جب تک وہ پھر نہ آئے
ہم روٹی توڑ کر
اور مے بہا کر
اُس کی موت کو ظاہر کریں۔

یوں میں نے یہ بیان کیا
،کہ ہم کیا ظاہر کرتے ہیں
اور کیسے ظاہر کرتے ہیں۔
...اب تیسری بات

III

۔ کون ہیں جو اُس کی موت کو ظاہر کرتے ہیں؟
کون اُسے ظاہر کرتے ہیں؟
،جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور یہ پیالہ پیتے ہو"
"تو خُداوند کی موت کی خبر دیتے ہو۔

یہ "تم"—یہ سب خُدا کے مقدسین کو شامل کرتا ہے
،یعنی وہ سب جو میز پر آتے ہیں
یہ روٹی کھاتے ہیں اور یہ پیالہ پیتے ہیں۔

اور یقیناً،
یہ خیال نہایت خوشگوار ہے
کہ مسیح کی موت کو ظاہر کرنے کا یہ ایک ایسا طریقہ ہے
جس میں وہ سب شامل ہیں
جو مسیح سے محبت رکھتے ہیں۔

تم سب واعظ نہیں دے سکتے
، کیونکہ نعمتیں سب میں یکساں تقسیم نہیں ہوئیں
، لیکن تم سب
، خواہ امیر ہو یا فقیر
، یہ روٹی کھا کر، یہ پیالہ پی کر
— مسیح کی موت کو یکساں طور پر ظاہر کرتے ہو
وہ مخصوص طریقہ
جسے خود مسیح نے ادا کیا
، تاکہ وہ ہمارے لیے نمونہ ٹھہرے
اور جسے اُس نے اپنے بندہ پولوس کو سونپا
تاکہ وہ ہمیشہ کے لیے لکھا رہے۔

اب اگر خود پولوس رسول یہاں موجود ہوتا
تو وہ اکیلا خداوند کے عشائے ربانی میں
مسیح کی موت کو ظاہر نہ کر سکتا۔
اُسے اپنے غریب بھائیوں کو ساتھ بلانا پڑتا۔

اگر کلیسیا کا خادم
، رُوح القدس سے معمور بھی ہو
تو بھی وہ اس مخصوص طریقے سے
اکیلا مسیح کی موت کو ظاہر نہیں کر سکتا۔
اُسے اپنے بھائیوں اور بہنوں سے کہنا پڑے گا
، اُو، اے بھائیو اور بہنو"
، کیونکہ لکھا ہے
، جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور یہ پیالہ پیتے ہو،
"تو تم خداوند کی موت کی خبر دیتے ہو۔

پس آج کی شب
، ہم سب ایک بابرکت مساوات میں شریک ہیں
کہ ہم ایک ہی ظاہری علامت کے ذریعہ
اپنے مالک کی مرضی کو یکساں طور پر ادا کرتے ہیں۔

، مگر کوئی کہے
، کیا ہر وہ شخص جو میز پر آتا ہے "
، اور کھاتا اور پیتا ہے
"واقعی مسیح کی موت کو ظاہر کرتا ہے؟

، میرے بیان کے فوراً بعد جو آیت آتی ہے
، وہ خود اس پر حد باندھتی ہے
، ہر ایک آدمی اپنے آپ کو آزمائے "
"اور یوں اُس روٹی میں سے کھائے۔

یہ فرض کر لینا لازم ہے
— کہ وہ شخص اپنے آپ کو آزما چکا ہے
، کہ وہ سچا ایماندار بن کر آتا ہے

کہ وہ پوری نیت سے آتا ہے
کہ مسیح کی موت کو ظاہر کرے
اور اگر وہ یہ کرتا ہے
تو بے شک وہ مسیح کی موت کو ظاہر کرتا ہے۔

اے عزیزو، بھائیو اور بہنو
میں نہایت مخلص ہوں
کہ چونکہ بیماری کی وجہ سے میں تم سے مدّت تک جدا رہا
اگرچہ نیچے اپنے بھائیوں کے ساتھ موجود تھا
اب تمہارے ساتھ ہونے کے باعث
میری دلی آرزو ہے
کہ آج کی رات ہم حقیقی طور پر
مسیح کی موت کو ظاہر کریں۔
اؤ، ہم خود ہی یہ کریں۔

میں نے پایا ہے
—کہ یہ عبارت یا تو خبریہ کے طور پر پڑھی جا سکتی ہے
"تم خُداوند کی موت کو ظاہر کرتے ہو"
—جیسا ہماری تفہیم ہے
—یا پھر حکمیہ طور پر
"تم خُداوند کی موت کو ظاہر کرو"
یعنی یہ ایک نصیحت ہے۔

آہ! اؤ ہم دھیان دیں
کہ ہم اُسے اپنے آپ پر ظاہر کریں۔

"کوئی کہے: "اپنے آپ پر؟"
—ہاں، یہی مراد ہے
یہ متن کی بنیادی تعلیم ہے۔

جب تم وہ روٹی ہاتھ میں لو
تو صرف اُس روٹی ہی کے خیال میں نہ کھو جاؤ
بلکہ اپنی جان سے کہو
اے میری جان، تُو یسوع کو یاد کر۔"
!اے میرے دل، تُو اب جتسیمانی کو چل
اے بکھری ہوئی سوچو
!اے دنیاوی خیالو، دور ہو جاؤ
مجھے اُس جگہ جانا ہے
جہاں میرے نجات دہندہ نے خون بہایا
"اور اپنی جان قربان کی۔

شیریں ہیں وہ گھڑیاں، برکتوں سے لبریز"
"جو صلیب کے سائے میں گزرتی ہیں۔

میں یہاں آیا ہوں تاکہ اُس کی موت کو ظاہر کروں— پس مجھے اُسے دیکھنے دے۔
میں اُس سے درخواست کروں گا کہ رُوح میں مجھے اجازت دے
کہ میں اپنی اُنگلی کیلوں کے نشانوں میں رکھوں
اور اپنا ہاتھ اُس کے پہلو میں ڈالوں۔

!آہ

،اس میز سے فقط ظاہری علامت سے مطمئن ہو کر نہ اٹھ جانا
،بلکہ اندرونی آنگن میں داخل ہو
اور مالک سے دعا مانگ
کہ وہ اپنے آپ کو تجھ پر ظاہر کرے
جیسا کہ وہ دنیا پر ظاہر نہیں کرتا۔

—کیونکہ یہی اصل مقصد ہے
اپنے دل پر اُس کی موت کو ظاہر کر
یہاں تک کہ تیرا دل گناہ کے لیے خون روئے؛
اپنے ایمان پر ظاہر کر
یہاں تک کہ تیرا ایمان گواہی دے
کہ وہی سب کچھ کے لیے کافی ہے؛
اور پھر دوسروں پر بھی ظاہر کر۔

یقیناً تُو دوسروں پر بھی ظاہر کرے گا
،اگر تُو نے اُسے خود پر ظاہر کیا
،کیونکہ جب دوسرے تیری خشیت سے لبریز روش دیکھیں گے
،اگرچہ وہ تیری خوشی میں شریک نہ ہو سکیں
تو بھی وہ اُس کو یاد کریں گے
جسے وہ مدت سے بھلا چکے ہیں۔

،آہ! اے بھائیو اور بہنو
مجھے اجازت دو کہ میں ہر ایک سے اصرار سے کہوں
کہ کوئی بھی اس عزت سے محروم رہ کر راضی نہ ہو۔
میں محسوس کرتا ہوں
کہ ہم سب کے لیے یہ ایک بزرگی ہے
کہ مسیح کی موت کو ظاہر کریں۔

،اؤ، جب ہم اس عزت میں شریک ہوں
تو اپنے آپ پر فتویٰ نہ لائیں۔

مگر اب مجھے جلدی کرنی ہے۔
چوتھا نکتہ یہ ہے

IV

- کب ہمیں یہ کرنا ہے؟

—”مضمون میں لکھا ہے: ”جب کبھی تم یہ روٹی کھاؤ
،”روح القدس یہ بھی فرما سکتا تھا: ”جب تم کھاؤ
مگر اُس نے یوں نہ کہا۔
اُس نے ضمنی طور پر ہمیں تعلیم دی
کہ ہمیں یہ عمل کثرت سے کرنا چاہیے۔

،میں نہیں سمجھتا کہ اس کے لیے کوئی واضح شریعت دی گئی ہے
لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے
کہ ابتدائی ایماندار تقریباً ہر روز
روٹی توڑتے تھے—”وہ گھر گھر روٹی توڑتے تھے۔“
اگرچہ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ

یہ شام ربانی کی طرف اشارہ ہے،
مگر امکان یہی ہے کہ ہے۔

اتنا تو یقینی ہے
کہ ابتدائی کلیسیا کا دستور تھا
کہ ہر ہفتے کے پہلے دن
،وہ مسیح کی موت کی یاد میں روٹی توڑتے تھے
اور یہ ہمیشہ سبت کے اجتماع کا حصہ ہوتا تھا
کہ وہ اپنے خداوند کو اس طور سے یاد کرتے تھے۔

مجھے حیرت ہے
کہ کچھ لوگ اس پاک رسم کو
سال میں ایک بار یا سہ ماہی میں ایک بار ادا کرنا
،کس طرح جائز سمجھتے ہیں
حالانکہ اگر ایماندار اس خوشی کو جان پاتے
،جو کثرت سے مسیح کی موت کو ظاہر کرنے میں ہے
تو وہ مہینے میں ایک بار پر بھی قناعت نہ کرتے۔
لیکن یہ میں ان پر چھوڑتا ہوں۔

متن میں وقت کا دوسرا حوالہ یہ ہے: "جب تک وہ آئے۔"
تب یہ خدمت اختتام کو پہنچے گی۔
جب مسیح ظاہر ہوگا
،تو پھر شام ربانی نہ ہو گی
کیونکہ اس کی ضرورت نہ ہو گی۔
— چراغ کو بجھا دو
آفتاب طلوع ہو چکا ہے۔
— علامت کو ہٹا دو
خود مسیح آ پہنچا ہے۔
،مگر جب تک وہ آتا نہیں
یہ رسم نہایت موزوں و بابرکت ہے۔

مجھے وہ خیال بہت پسند آیا
:جو میں نے چند روز قبل پڑھا
ہمارے خداوند یسوع مسیح
،میز پر اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھا
،اس نے پیالہ لیا، اسے چکھا
پھر اسے آگے بڑھایا۔

یہ پیالہ اب تک آگے بڑھایا جا رہا ہے۔
— یہ میز کے گرد ابھی مکمل طور پر نہیں پہنچا
اسے آگے بڑھایا جا رہا ہے۔
اٹھارہ سو برس سے یہ ہاتھ در ہاتھ جا رہا ہے۔
،ابھی سب نے اس میں سے نہیں پیا
:اور یاد ہے، اس نے فرمایا
تم سب اس میں سے پیو۔"

کیا اس نے ان سب برگزیدوں سے مخاطب ہو کر یہ کہا
— جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے
ان بے شمار جماعتوں سے
جو آنے والی تھیں؟
،میں یقین رکھتا ہوں کہ ہاں

اُس نے اُن سب سے کہا
اور وہ پیالہ گشت کر رہا ہے۔

اور جب خُدا کی تمام قوم
مسیح میں شریک ہو جائے گی
تب یہ ختم ہو گا۔
یہ پیالہ تب تک خالی نہ ہوگا۔

اے قربان ہونے والے برے! تیری بیش قیمت خون کی قدرت"
کبھی زائل نہ ہوگی
جب تک خُدا کی فدیہ یافتہ کلیسیا
"گناہ سے نجات نہ پا لے

اور جب آخری فرد اُس میں سے پی لے گا
پھر کیا ہوگا؟
یہ پیالہ واپس آقا کے ہاتھ میں آئے گا
اور تب اُس کا وہ کلام پورا ہوگا
میں انگور کا رس اب سے پھر نہ پیوں گا"
جب تک اپنے باپ کی بادشاہی میں
نئے طور سے اُسے نہ پیوں۔

— اور اے بھائیو! وہ پیالہ گشت کر رہا ہے
وہ مسیحی رفاقت اور محبت کا پیالہ
— وہ جو یسوع کے خون سے لبریز ہے
وہ ہاتھوں میں گھوم رہا ہے
اور جب وہ اُس کے ہاتھ میں واپس آئے گا
تو ہمیں پھر کسی ظاہری رسم کی حاجت نہ ہوگی۔

مگر اُس وقت تک
یہ بات متن سے روز روشن کی طرح عیاں ہے
کہ یہ رسم جاری رہے گی۔

اب میرا کچھ اختلاف ہے
ان میں سے بعض حضرات و خواتین سے
— جو یہاں موجود ہیں
تم خُداوند سے محبت کرتے ہو
مگر تم نے ہیئتسمہ نہیں لیا!
تم یسوع سے محبت رکھتے ہو
لیکن اُس کی میز پر کبھی نہیں آئے۔

— اب میں تم سے عرض کرتا ہوں
تم اُس کے حکم کے خلاف جا رہے ہو۔
وہ فرماتا ہے
"یہ کرو جب تک کہ میں آؤں"
اور تم نہیں کرتے۔

"اوہ! لیکن میں تو صرف ایک فرد ہوں"
تم کہتے ہو۔

لیکن تم جتنی قدرت رکھتے ہو
اسی حساب سے

تم شامِ ربانی کو متروک بنانے میں حصہ لے رہے ہو۔
کیا تم اس بات کو دیکھ سکتے ہو؟

اگر تمہیں حق ہے
،کہ اسے نظر انداز کرو
تو مجھے بھی ہے؛
،اگر مجھے ہے
تو میرے تمام بھائیوں کو بھی ہے۔
تب اس رسم کا خاتمہ ہو جائے گا۔

اے میرے عزیز بھائی
تم جیسا کر رہے ہو
وہ دراصل یہ ہے
کہ مسیح کو دنیا میں فراموش کرنے کی راہ ہموار کر رہے ہو۔

،میں تم سے التجا کرتا ہوں
،اُسی کے مرنے والے نمونہ کی قسم
:اور اُس کے واضح حکم کی قسم
—”یہ میرے یادگار کے طور پر کرو“

،اگر تم نے اُس پر ایمان لایا ہے
تو اُس کے اس حکم کو بجا لاؤ۔
،اگر تم نے اُس پر ایمان نہیں لایا
!تو پیچھے ہٹ جاؤ
تمہیں اس رسم میں شریک ہونے کا کوئی حق نہیں۔

،مگر اگر تم نے ایمان لایا ہے
—تو میں تم سے منت کرتا ہوں
،نہ شرماؤ، نہ ڈرو
بلکہ اُس کی میز پر
،کھاؤ اور پیو
جب تک وہ آ جائے۔

وقت میرے لیے تیزی سے گزر گیا ہے، اور مجھے اختتام کرنا ہے۔
—تاہم، ایک تعلیم ایسی ہے جسے میں چھوڑ نہیں سکتا
جب تک مسیح اُٹے۔

ہمیں یہ سکھایا گیا ہے
کہ اُس کے آنے تک
—ہمیں کس کام میں مشغول رہنا ہے
یعنی وہ کیا ہے
جو ہمیں مسیح کی آمد تک مصروف رکھے گا۔

،اے محبوب بھائیو
،جب تک یسوع آ نہ جائے
ہمیں کچھ اور نہیں سونپا گیا
سوائے اُس کے یاد میں جینے کے۔
مسیح کی آمد تک
ہماری سب سے بڑی خدمت یہ ہے
کہ ہم اُسے، جو مصلوبِ نجات دہندہ ہے، یاد رکھیں
اور اُس کو ظاہر کریں۔

،کلیسیا کے لیے خوراک صرف یسوع ہے
دنیا کے لیے پیغام صرف مصلوب یسوع ہے۔

کبھی کبھار ہم سے کہا گیا
کہ اس ترقی پذیر زمانے میں
ہم کسی بلند تر مسیحیت کی توقع رکھ سکتے ہیں۔

،تو وہ رکھیں اپنے لیے جو ایسی پسند رکھتے ہیں
مگر خود مسیح نے ہمیں
:یہی کچھ سونپا ہے

"میری موت کی خبر دیتے رہو جب تک کہ میں اؤں۔"

مبلغ کی ذمہ داری ہے
،کہ وہ ایک مرنے والے نجات دہندہ کو منادی کرتا رہے
اور مقدس کی ذمہ داری ہے
،کہ وہ اُسی مرنے والے نجات دہندہ پر ایمان رکھے
،اُسی سے تقویت پائے
اور اپنی جان کو
چربی اور گودے کی مانند سیراب کرے۔

ہمارے پاس کچھ باقی نہیں رہا
جو ہمارے افکار کو مشغول رکھے
یا ہماری شادمانی کا موضوع بنے
سوائے ہمارے عزیز اور مرنے والے خُداوند کے۔

اوہ! اؤ ہم اُسی پر تغذیہ پائیں۔

،ہر ایک شخص، انفرادی طور پر
—جو ایمان رکھتا ہے
وہ اپنے نجات دہندہ سے تغذیہ پائے۔
،اگر وہ ایک بار آیا ہے
تو پھر سے آئے۔
آتا رہے
جب تک مسیح خود ظہور نہ کرے۔

،جب تک دعوت قائم ہے
،ہم اُسے رد نہ کریں
بلکہ بار بار
خود مسیح کے پاس آئیں
اور اُسی پر تغذیہ پائیں۔

،آخر میں
،ہر ایک بے دین شخص جو یہاں موجود ہے
وہ جان لے
کہ اُس کا اس معاملے میں
نہ کوئی حصہ ہے اور نہ قرعہ۔

،تیرا پہلا کام، اے گناہگار
—خود مسیح کے ساتھ ہے
جا اور اُس پر بھروسا رکھ

اوہ! اسی رات جا۔
شاید تجھے کبھی
دوسری رات نہ ملے۔

،اور جب تو ایمان لے آئے
تب اُس کے حکم کی تابعداری کر
،اور بیتسمہ لے
پھر اُس کی میز پر آ
اور اُس کی موت کو ظاہر کر
جب تک وہ آئے۔

خُداوند تجھے برکت دے
یسوع مسیح کی خاطر۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرجن
مکاشفہ 1

آیات 1-2: "مسیح یسوع کا مکاشفہ، جسے خدا نے اُسے دیا تاکہ وہ اپنے بندوں کو وہ چیزیں دکھائے جو جلدی واقع ہونے والی
ہیں؛ اور اُس نے یہ اُسے اپنے فرشتے کے ذریعے اپنے بندے یوحنا کو ظاہر کیں
"جس نے خدا کے کلمے اور یسوع مسیح کی گواہی اور جو کچھ اُس نے دیکھا، اُس کا گواہ کیا۔"

یوحنا وہ شخص تھا جو اپنے آقا کی طرح ہی روح میں تھا۔ وہ اپنے خداوند کے ساتھ بہت گہری شراکت میں رہتا تھا، اور اسی
وجہ سے اُسے خاص مکاشفے عطا کیے گئے۔ خداوند اپنے راز اُس کے سامنے نہیں ظاہر کرتا جو اُس کی مرضی سے ہم آہنگ
نہ ہو۔ جو شخص خدا کی مرضی کرے گا وہ تعلیم کو سمجھے گا اور تمام پوشیدہ باتوں کو جانے گا۔
آہ! اگر ہم خدا کے قریب رہتے، اگر ہم مسیح کی محبت میں زیادہ چلتے، تو ہم کتنا زیادہ جان پاتے اور دیکھ پاتے، اور اگر ہم
نظارے نہ بھی دیکھ پاتے، تب بھی دل میں ایسی اندرونی بصیرتیں ہیں جو خدا ہمیں عطا کرتا اگر ہم اپنے چہرے کی روشنی میں
زیادہ جیتے۔

آیت 3: "مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کے کلمات سنتا ہے، اور جو چیزیں اس میں لکھی ہیں انہیں رکھتا ہے:
"کیونکہ وقت قریب ہے۔"

یہ کتاب ایسی نہیں کہ صرف شیلیف پر رکھی جائے۔ اس میں عملی تعلیم ہے۔ یہ ہمیں قیاس آرائیوں میں نہیں ڈالتی بلکہ عملی
مقاصد کے لیے ہے۔ ہمیں وہ چیزیں رکھنی ہیں جو اس میں لکھی ہیں، کیونکہ وقت قریب ہے۔

آیات 4-5: "یوحنا ان سات کلیساؤں کو جو ایشیا میں ہیں: تمہیں فضل ہو، اور اُس سے سلام ہو جو ہے، اور جو تھا، اور جو آنے
والا ہے: اور ان سات روحوں سے جو اُس کے عرش کے سامنے ہیں؛ اور یسوع مسیح سے، جو وفادار گواہ ہے، اور مردوں میں
"سے پہلا پیدا ہونے والا، اور زمین کے بادشاہوں کا سردار۔"

"سوچو، عزیز دوستوں، کس طرح یہ برکت پوری ہو سکتی ہے۔" تمہیں فضل ہو، اور سلامتی ہو۔
اور اس امن کے سرچشمے کیا ہوں گے؟

یہ پہلے خدا سے آئے گا، اُس سے جو ہے۔ جو کچھ بھی خدا ہے، وہ ہمارے لیے امن اور فضل کا چشمہ ہے۔
اور اُس سے جو تھا—جو کچھ وہ ہمیشہ سے رہا ہے، ابدی ماضی، اٹل مقاصد، اور خدا کی اُزلی تقدیر۔

یہاں بھی امن اور فضل کے چشمے ہیں۔

اور اُس سے جو آنے والا ہے۔ جو کچھ بھی خدا کبھی ہوگا، اُس کی قدرت کا مظاہرہ، اُس کا انصاف، اُس کی محبت جو عہدوں
کے دوران دکھائے جائیں گے—یہ سب خدا کے لوگوں کے لیے فضل اور امن کے کنوئیں ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ تم اس پر غور کرو۔

اور جب تمہارے دل مضطرب ہوں، اور تمہیں امن کی ضرورت ہو، اور جب تمہارا دل غمگین ہو اور تمہیں فضل کی ضرورت
ہو، تو خدا کے پاس آؤ، اُسے اُس سے جو ہے، جو تھا، اور جو آنے والا ہے، سمجھتے ہوئے۔

اور اُس کے عرش کے سامنے سات روحوں ہیں۔

روح القدس، جو بھی طریقہ ہو جس سے وہ اپنے کسی بھی الہی کام میں عمل کرتا ہے—ان سب میں وہ تسلی دینے والا ہے،
ہمارے لیے فضل اور امن کا ماخذ ہے۔

تمہیں روح القدس سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں، چاہے وہ عدالت کی روح ہو اور جلانے کی روح ہو، کیونکہ وہ ہم میں سے کچھ بھی نہیں جلے گا جو جلنے کے قابل نہ ہو، اور وہ کچھ بھی نہیں انصاف کرے گا جو انصاف کے لائق نہ ہو، تاکہ ہم تک امن آئے سات روحوں سے جو عرش کے سامنے ہیں، لیکن خاص طور پر یسوع مسیح سے فضل اور امن کی گواہی کے طور پر۔

جو کچھ بھی وہ گواہی دیتا ہے، وہ ایمان والوں کے لیے فضل اور امن سے بھرا ہوتا ہے، اور وہ خود مردوں میں سے پہلا پیدا ہونے والا ہے۔

!آہ! اُس کا جی اُٹھنا! کیا شاندار چشمہ ہے وہ فضل اور امن کا جو ہمارے لیے ہے اور پھر اُس کی الہی حکمرانی—وہ سب کچھ پر حکمرانی کرتا ہے، زمین کے بادشاہوں کا سردار—وہ فضل اور امن جو ہر ایک کو مل سکتا ہے جو اسے محبت کرتا ہے

اس بات پر غور کرتے ہوئے، الہی مصنف اپنی برکت سے ایک دُکسی کا آغاز کرتا ہے۔

جس نے ہم سے محبت کی، اور ہمیں اپنی خون میں ہمارے گناہوں سے دھو دیا۔ اور ہمیں خدا اور اُس کے باپ کے لیے "5-6: بادشاہ اور کابن بنایا؛ اُس کے لیے جلال اور حکومت ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ آمین۔

بھائیو! جو سب سے بہتر کام ہم زمین پر کرتے ہیں وہ عبادت کرنا ہے۔ تم دعا میں برکات سے بھرے ہو، مگر تم ست گنا زیادہ برکت میں ہو جب تم تعریف کرتے ہو۔ جب تم دُکسی تک پہنچتے ہو، تو یہ برکت ایک بلند تر حالت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ برکت پرواز کرتی ہے اور آسمانی فضا میں اُڑتی ہے، جب تم اُس کی عبادت اور تمجید شروع کرتے ہو جس نے تم سے محبت کی، اور تمہیں تمہارے گناہوں سے دھو دیا۔ عبادت کا ایک خاص فائدہ یہ ہے کہ یہ ہمیں دیکھنے میں مدد دیتی ہے، اور جب تم عبادت میں اپنی آنکھیں بند کرتے ہو، تو تم زیادہ دیکھتے ہو جتنا تم انہیں کھولے ہوئے دیکھ سکتے ہو۔ میں اس بات کا پکا ہوں، کیونکہ اگلی "—لائن ہے

دیکھو، وہ بادلوں کے ساتھ آ رہا ہے؛" 7: یوحنا نے اُسے دیکھا۔ اُس نے اُس کی عبادت کی۔

قوی خدا کا بیٹا، ابدی محبت، جسے ہم نے تیرے چہرے کو نہیں دیکھا، پھر بھی ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔

"اسی عبادت میں ہم تجھے دیکھتے ہیں۔" دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آ رہا ہے۔

اور ہر آنکھ اُسے دیکھے گی، اور وہ بھی جنہوں نے اُسے چھیدا تھا: اور زمین کے تمام خاندان اُس کے سبب سے آہ و فغاں "7: "کریں گے۔ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

اور اس کے علاوہ، عبادت ہمیں سننے میں بھی مدد دیتی ہے، جتنا کہ دیکھنے میں۔ یہ ہمیں نئے حواس فراہم کرتی ہے۔ یوحنا نے یہ آواز سنی۔

"میں ہوں الفا اور او میگا، شروع اور آخر، کہتا ہے خداوند، جو ہے، اور جو تھا، اور جو آنے والا ہے، قادر مطلق۔" 8:

خوش نصیب وہ شخص ہے جو اس طرح عزت و احترام سے عبادت میں خدا کی آواز کو سنتا ہے جو اس کی آواز کا جواب ہے۔

—میں یوحنا، جو تمہارا بھائی بھی ہوں "9:

کتنی مٹھاس ہے اس میں۔ یہ وہ شخص ہے جس نے خدا کو دیکھا اور سنا۔ یہ وہ شخص ہے جو بصیرت سے بھرا ہوا ہے، جس نے مہرے توڑے اور پیالے بہا دیکھے، وہ شخص جو لا محدود کے ساتھ واقف ہے۔ "میں یوحنا، جو تمہارا بھائی بھی ہوں۔

اور مصیبت میں شریک، اور یسوع مسیح کی بادشاہی اور صبر میں، وہ جزیرہ جسے پتھروس کہتے ہیں میں تھا، خدا کے "9: "کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کے لیے۔

یہ ایک شاندار ربط ہے، کیا نہیں؟ "بادشاہی اور صبر۔" تمہیں صلیب اور تاج دونوں ساتھ ہونے چاہئیں۔ ہم مسیح کی بادشاہی پاتے ہیں، مگر یہ مسیح کی محبت کے بغیر نہیں۔ ہر خزانہ جو ہمیں مسیح میں ملتا ہے، اُس پر صلیب کا نشان ہونا ضروری ہے۔

"یسوع مسیح کی بادشاہی اور صبر۔"

میں خداوند کے دن روح میں تھا، اور پیچھے سے ایک بڑی آواز سنی، جیسے بربط کی آواز۔ "10-11:

کہتے ہوئے، میں ہوں الفا اور او میگا، پہلا اور آخری

یہاں ہمیں مسیح کی الہیت کا پختہ ثبوت ملتا ہے، کیونکہ جیسا کہ ہم آگے پڑھیں گے، یہ مسیح ہی ہے جو یہاں بات کر رہا ہے،

"اور ابھی ابھی وہ باپ تھا جس نے اسی طرح کے الفاظ میں کہا، "میں ہوں الفا اور او میگا۔ ہم ہمیشہ خدا کی آواز اور خدا-انسان، یسوع مسیح کی آواز کے درمیان فرق نہیں کر سکتے، اور ہمیں ایسا کرنے کی خواہش نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ مقدس کتاب ہمیں سختی سے نہیں کھینچتی، بلکہ ہمیں اسی طرح ایمان لانے کا کہتی ہے۔ پھر بھی یہ ہمیشہ درست ہے، ہمیشہ سچ ہے، چاہے اس میں وضاحت کی کوئی تہ ہو، کیونکہ آخر کار مسیح اتنے سچے خدا ہیں کہ چاہے وہ بالکل "خدا کے طور پر بات کرے یا خدا اور انسان کے طور پر، مصلح کے طور پر، یہ ہمارے لیے کم اہمیت کا نہیں ہے۔"

اور جو کچھ تم دیکھو، اُس کو کتاب میں لکھ لو، اور سات کلیساؤں کو بھیج دو جو ایشیا میں ہیں؛ افسوس، سمرنہ، "11-12: پرگامس، تھیاتیرہ، سردیس، فلپٹلفیا، اور لاؤڈیشیہ کو۔ اور میں نے مڑ کر اُس آواز کو دیکھنے کے لیے، جو مجھ سے بات کر رہی تھی

یہ ہمارے اندر اتنا قدرتی ہے کہ ہم وہ جگہ دیکھنا چاہتے ہیں جہاں سے آواز آ رہی ہو۔

اور مڑ کر میں نے سات سونے کے مینار دیکھے؛ اور ان میناروں کے درمیان میں ایک شخص جیسے ابن آدم تھا، جو "12-16: پورے قدموں تک ایک لباس میں ملبوس تھا، اور اُس کے سینے کے گرد سونے کی کمر بند تھی۔ اُس کا سر اور اُس کے بال برف کے مانند سفید تھے، جیسے برف؛ اور اُس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی طرح تھیں؛ اور اُس کے قدم چمکدار پینل کی مانند تھے، جیسے وہ بھٹی میں جلانے گئے ہوں؛ اور اُس کی آواز بہت سی آواز کی طرح تھی۔ اور اُس کے داہنے ہاتھ میں سات ستارے تھے: اور اُس کے منہ سے ایک نیز دو دھاری تلوار نکلی: اور اُس کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا تھا جب وہ اپنی طاقت "میں چمکتا ہے۔"

میں ان تفصیلات کی وضاحت کرنے کے لیے نہیں رکوں گا۔ یہ منظر بہت مقدس ہے۔ اسے اپنی عظمت میں تمہارے سامنے کھڑا ہونے دو، اور ان الفاظ کو سنو۔

"اور جب میں نے اُسے دیکھا، تو میں اُس کے قدموں میں مرنے کی طرح گر گیا۔" 17:

آہ! "میں" کیسے مر جاتا ہے جب مسیح ظاہر ہوتا ہے! ہم کتنی جلدی کرتے ہیں! پھر بھی ہماری خوشیاں اتنی بلند ہو جائیں گی کہ "ہم اسے بیان نہیں کر پائیں گے۔" میں اُس کے قدموں میں مرنے کی طرح گر گیا۔

"اور اُس نے اپنا دایاں ہاتھ مجھ پر رکھا، اور مجھ سے کہا، خوف نہ کر؛ میں پہلا اور آخری ہوں۔" 17:

یہ وہ جگہ ہے جہاں تمہاری تسلی آتی ہے—یہ تمہارے بارے میں نہیں ہے، بلکہ یہ اُس کے بارے میں ہے۔ تم آخری ہو، مگر وہ —یہ وہ نقطہ ہے—وہ پہلا اور آخری ہے۔

میں وہ ہوں جو زندہ ہے، اور مر چکا تھا؛ اور دیکھو، میں ہمیشہ کے لیے زندہ ہوں، آمین؛ اور میرے پاس دوزخ اور "18-19: موت کی چابیاں ہیں۔ جو کچھ تم نے دیکھا ہے، وہ لکھو

اُو، اپنے خوف کو ایک طرف رکھو۔ تمہارے خوف تمہیں قلم پکڑنے کے لائق نہیں بناتے۔ تم نے شاید ہی دیکھنے کی ہمت کی ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم لکھنے کی ہمت نہیں کرو گے جب تک میں تمہیں قوت نہ دوں۔

اور جو چیزیں ہیں، اور جو چیزیں بعد میں ہوں گی؛ وہ راز جو سات ستاروں کا ہے، جو تم نے میرے دایاں ہاتھ میں "19-20: دیکھے، اور سات سونے کے مینار۔ سات ستارے وہ سات فرشتے ہیں جو سات کلیساؤں کے ہیں وہ پیغامبر، سات کلیساؤں کے خادم ہیں۔

"اور وہ سات مینار جو تم نے دیکھے وہ سات کلیسائیں ہیں۔" 20:
خدا ہمارے پڑھنے کو ہمارے لیے غنی تعلیم کے لیے برکت دے۔